

امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

تالیف: مولانا حبیب الرحمن فاضل شروانیؒ

ترتیب و تہ: مولانا محمد عبدالرشید نعمانی



امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

از

نواب صدیق جنگ مولینا حبیب الرحمن شروانیؒ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کتاب میں

امام اعظمؒ کے ذکر کے بعد صاحبین یعنی قاضی ابو یوسفؒ اور محمد بن حسن
شیبانیؒ کے حالات درج ہیں، جو مولانا شروائیؒ کے تالیف ہندو از خطیب
بغدادیؒ سے اقتباس کر کے لکھے۔

اہل علم کے ذوق کا لحاظ کر کے اب مولانا شروائیؒ کے مضمون کے بعد تالیف خطیب
بغدادیؒ کا اصل متن جو تینوں ائمہؒ کے مناقب سے متعلق ہے نقل کروا گیا ہے۔
مولانا شروائیؒ کی علمی اہمیت کے پیش نظر اس کا ذکر بھی جو یاد رفتگان سے
منقول ہے پیش کیا جا رہا ہے۔

(پیش)

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۹	مولانا حبیب الرحمن خان شروانیؒ
۱۹	تاریخ خطیب ہندوی
۲۲	خطیب ہندوئی
۲۴	تاریخ خطیب
۲۵	ہندو
۳۰	تراجم
۳۳	ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
۳۵	علم
۳۶	عبادت و عہدہ
۳۷	شب بیداری و قرآن طوائف
۴۰	دُورِ عقل و قریبی اور دیر کی نظری
۴۱	حق پر استقامت
۴۲	فقہ ابو حنیفہؒ
۴۹	برص
۵۰	برصوں پر تحقیقی نظر
۵۷	غلام
۶۰	نقد حق کی تائیدی حقیقت
۶۴	حضرت عبدالعزیز مسعودؒ

صفحہ	
۶۶	ملالت بالذکر ایک نظر
۶۷	ملقمین قیس
۶۸	مسرور الصدوق
۶۸	اسد الحق
۶۸	عمرو بن شریل
۶۸	شرط القاضی
۶۸	ابو جرم الحق
۶۸	مکابر بن سیلم
۶۹	فد حق پر ایک نظر
۷۳	قاضی الوردیوسف
۷۵	تصیل علم
۷۶	امام اعظم کی صحبت میں
۷۸	عبدہ تضا
۷۸	وفا
۸۰	مناقب و برہ
۸۱	امام محمد
۱۷۳	وصیت امیر اعظم



آہ! مولانا شروانیؒ

اگست کی کوئی آخری تاریخ تھی کہ لاہور کے کسی اخبار میں سرسری طور سے یہ خبر چھپی کہ مولانا شرابی کا انتقال ہو گیا۔ خبر پڑھ کر دل دھک سے ہو گیا اور اپنی دوری، بیجوری اور بھوری پر بڑا افسوس آیا۔ میں نے مرموم کی زندگی ہی میں ان کے واقعات اور خاندان شرابی کے بعض احوال کھواگر دار المصنفین میں رکھ لئے تھے۔ اب جب کہ ان کا سانحہ پیش آیا تو تقدیر کی بیجوری دیکھنے کے تدبیر کوئی کام نہ آئی۔

مرحوم نے پچاس سال کی عمر میں بتایا کہ درگاہ گشت ۱۹۵۰ء میں اس دنیا سے رگم و بوم کو خیر باد کہا، اور سلف صالحین سے جا ملے، وہاں کی ولادت کی تاریخ ۸۰۰ شہان ۱۳۳۰ء مطابق سنہ ۱۸۶۶ء ہے (مرحوم سے میرے تعلقات اس قدر گونا گوں تھے کہ ہمیں کہا جاسکتا کہ اس کو کہاں سے شروع کیا جائے، اور کیا کہا جائے اور کیا چھوڑا جائے، میں نے دوسرے کو سب سے پہلے سنہ ۱۹۰۰ء میں نصف صدی پہلے پٹنہ کے اجلاس ندوہ میں دیکھا تھا، پھر اشتیاب نندوہ، شمس و جمال، پیدرگم، سیاہ خوب صورت، ڈاڑھی، اور سر پر زلفیں بلند، بالاکامست، لطیف قیمتی لباس، جلسہ کے ہر اجلاس میں تیا جوڑا زیب بدن، کبھی سر پر عمامہ، کبھی گول ٹوپی، کبھی ٹرکی ٹوپی، بدرجہا جل جالوت، انکھیں اٹھ جاتیں، آنکھیاں اشارہ کرتیں، لوگ ایک دوسرے کو دکھاتے اور بتاتے، اسی طرح میں نے دیکھا، اور بتایا کہ یہ علی گڑھ کے ایک شہس عالم ہیں۔

۱۹۔ میں جب میں نمود آیا تو مدرسہ کے ذکر و عمل سے پر شور تھا، انتظامی جلسے سال میں چند بار ہوتے اور وہ کھ میں جب آتے تو جلسہ کی اہمیت بڑھ جاتی۔ ۱۹۔ میں جب نمود نکلا اور وہ اس کے اڈیٹر ہوتے اور میرے ایک دو مضامین اس میں نکلتے تو تعارف بڑھا، جب وہ آتے میں حاضر ہوتا اور وہ اپنے بزرگانہ الطاف و نوازش سے نوازتے۔ ۱۹۔ میں جب میری جماعت

کی دستار بندی کا جلسہ ہوا اور خاکسار کی عربی تقریر نے حاضرین سے دلچسپی حاصل کی اور حضرت
الاستاذ نے خوش ہو کر اپنے سر سے دستار اٹھ کر میرے سر پر رکھی تو اس جلسہ میں مولانا شروانی شریک
نہ تھے تاہم حضرت الاستاذ نے خود اپنے قلم سے لکھ کر ان کو اس واقعہ کی بڑی مسرت سے خبر دی
وہ خط ”مکاتیب شبلی“ میں درج ہے استاد کی یہ وساطت مولانا شروانی سے تعریف کا نیا قدیم بنی
سنہ ۱۹۱۱ء میں جب مکاتیب شبلی کی تدوین کا خیال آیا تو استاد نے پھر مولانا شروانی سے تقریر
کی کہ ان کے پاس شبلی کے جو خطوط عربی و سنہ سلیمان کو دیتے ہائیں سنہ ۱۹۱۳ء میں جب تدوین میں
حضرت الاستاذ کے حبیب ایسا انگریزی درس کے انصاف و تاریخ کی غلطیوں کی تصحیح کا کام میرے سپرد ہوا
تو پھر تازہ تعریف کی گئی نومبر سنہ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت الاستاذ بیمار ہوئے اور حالت یابوسی کو پہنچی تو
خاکسار حاضر ہوا سبک پہلے میں سفا شذیت تعلق کی بنا پر جو ان دونوں دوستوں میں تھا
اس مضمون کا ایک مختصر کارڈ ان کو بھیجا ”خسوس کہ الماروق“ کا مصنف اس وقت فوت و حیات کی
کشمکش میں ہے۔ الماروق کو مولانا نے وفات پائی اس کی اطلاع دی اس کے بعد سے جو ان سے
مکاتبات کا سلسلہ شروع ہوا تو آج سے دو برس پہلے تک اس وقت تک برابر قائم رہا جب تک ان کی فوت
ماظفہ اور عام قوت جسمانی کام رہی رہی آج سے دو سال پہلے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کورس
کی میٹنگ میں سبک آزمی و نور ان سے ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان کا تیر سا قد تھیں کون بن چکا ہے، دو چہرہ جو
کلاب سا تروتازہ اور شاو اب رہتا تھا، پڑ مرودہ اور مڑھایا تھا اسی وقت دل نے کہا کہ یہ پراپٹ سچو بھٹا
ہی چاہتا ہے۔

یہاں عمر بھر دستور دار کہ حضرت الاستاذ کے مخصوص احباب اور دوستوں سے بزرگداشت
کا تعلق رکھوں اور ہمیشہ ان کے سامنے اپنے کو بچوٹا سمجھوں چنانچہ مرحوم سے خصوصیت کے ساتھ
میری طرف سے خور و زور ان کی طرف سے بزرگداشت تعلق قائم رہا میں انہیں خدمت لکھتا وہ عزیز لکھتے
دارالمصنفین کی پیمیں میں مرحوم کی بزرگداشت حمایت ہمیشہ رہتا رہی دارالمصنفین کے پہلے صدر شمس
مولوی کر امت حسین اور دوستوں سے قریب حماد الملک اور میرے مولانا شروانی ہوتے اس تعلق

سے بھی اُن سے غلط و کمائیت کا مسئلہ کمتر و اُکبر کیا۔ ایک دفعہ جب اصحابِ اہلِ تہذیبوں کے محفوظ خطوط دیکھنے تو سب سے زیادہ جن کے خطوط میرے پاس نکلے، وہ اپنی کے تھے۔ میں نے جب انھیں اس کی اطلاع دی، تو اس پر مسرت ظاہر فرمائی، اور لکھا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے، اس کا اُلٹا ہوتا تو تعجب ہوتا۔
 وہ قدیم و جدید تعلیم کا بہترین مجموعہ تھے، فارسی و عربی تعلیم گھر پر حاصل کی، عربی کی اونچی کتابیں حضرت مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ میں کے درس میں پڑھیں، انگریزی تعلیم میٹرک تک اگر اسکول انگریز میں پائی، اُن کی جوانی تک علم و فنِ اوردین و تقویٰ کے باکمال اکابر موجود تھے۔
 وہ ہر ایک کے در تک پہنچے، اور ہر ایک سے حسبِ استعداد کسب فیض کیا، شیخِ مسین یعنی عرب میثم بھوپال سے سندِ حدیث حاصل کی، قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی سے فیض پایا، بیتِ قطبِ اوقات حضرت مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنج مراد آبادی سے کی تھی، مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی علی کی زیارت سے بھی فیض یاب تھے۔

اُن کا سب سے پہلا مضمون جس نے لوگوں سے خراجِ تحسین وصول کیا وہ بابر پر ہے جو رسالہ حسن حیدر آباد میں چھپا تھا، اور جس پر مصنف کو ایک اشرفی انعام ملی تھی، مولانا شمس الدین کی الامون پر اُن کا تبصرہ اُن کا پہلا تنقیدی کارنامہ ہے، ہر قارئین میں شوقِ قدوائی کے اعتبار آزاد میں چھپا تھا، اُن کے رسائل میں دو بہترین تاریخی رسائل ہیں، یہ دونوں ندوہ کے سالانہ جلسوں میں پڑھے گئے تھے، پہلے کا نام "مطالعے سلف" ہے، اور دوسرے کا نام "تاریخِ اعلیٰ"۔
 یہ دونوں اُنیسویں صدی کی یادگار ہیں۔ ۱۸۹۰ء میں لاہور سے جب مخزنِ بکلا تو اس کی محفل میں بھی یہ شریک تھے، حضرت خسرو کے تو زیارت پر اس میں اُن کا مضمون چھپا تھا، ۱۸۹۰ء میں الندوہ کے شریک اڈیشنر جوئے، تو اخلاق پر اُن کے مضامین نکلے۔

علی گڑھ کی مجلسوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات میں القصدین لکھ کر پیش کی، حیدر آباد کی میلا کی مجلسوں کے وہ بانی تھے، اُن میں سیرت پر مختلف رسائل لکھے، جو پچھلے اور پچھلے، معارف میں اُن کے مضامین اور اُن کی غزلیں اکثر ترغیب و تلقین میں۔

شہر شاعری کا ذوق اُن کو آغاز سے تھا۔ حسرت تھکس کرتے تھے، اردو اور فارسی دونوں میں مشق سخت کرتے تھے، اردو میں حضرت امیر میر تقی سے اصلاح اور فارسی میں مولانا شبلی سے مشورہ کرتے تھے، فارسی کے مشہور شاعر حضرت خواجہ عنبر سے بھی مولانا شبلی کے ذریعہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اُن کے علاقائی فضا میں دہلی کی بڑی نمایاں تھی، جس سے جتنا ملتے تھے، تمام عمر اسی جگہ ملتے رہے، جب کھنڈر آئے تو قسطنطنیہ علی صاحب کی کوٹھی میں ٹھہرتے تھے، اور تمام عمر میں کبھی اس دھڑ میں فرق نہیں آیا، پھر اس قیام میں جن میں بزرگوں اور دوستوں سے ملتے کا دستور تھا، اسی طرح وہ جا کر ملتے، اور اتنی دور بیٹھے، کھنڈر میں فرنگی محل اور وہاں بھی مولانا محمد نسیم صاحب کی نشستگاہ میں ضرور حاضر ہوتے۔

اُن کی برائی تھی، کہ ندرہ کا قتلہ بدلتا ہوا، یہ وہ مجلس تھی، جس کی روحانی اور علمی صدارت جن دہلی بزرگوں سے نسبت رکھتی تھی، یعنی مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنگوڑا آبادی اور حضرت مولانا محمد الطیف احمد صاحب دونوں ہی سے اُن کو قطعی تعلق تھا، اس لئے وہ ندرہ کے اُن اصلی ارکان میں تھے جن سے ندرہ کی مجلس عبارت تھی، وہ سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں ندرہ کے اجلاس ناگپور کے صدر ہوئے، اور یہیں اسی وقت دولت آصفیہ مرحوم کی صدارت امور مذہبی کی فرما ہوئی، جس کے بعد اُن کا بارہ تیرہ برس کے قریب حیدر آباد میں قیام رہا، اور جامعہ عثمانیہ کی سسٹمز اور شعبہ ریاضیات کے انتظام میں اُن کی مساعی مشکور رہیں، حیدر آباد کا حال وہاں کے مقیم احباب سنائیں گے۔

حیدر آباد کے قیام کے زمانہ میں بھی وہ دہلی ندرہ کے اجلاس کے صدر ہوئے، پہلی دفعہ اقبال میں اور یاد آئے کہ دوسری دفعہ کھنڈر میں مرحوم کو قومی اداروں میں سے علی گڑھ، ندرہ العلماء اور دارالمتفین اعظم گڑھ سے خصوصیت کا تعلق تھا، مولانا شبلی مرحوم کے بعد تالیف ۱۹۰۵ء میں وہ انجمن ترقی اردو کے بھی ناظم ہوئے اور دو تین سال کے قریب خدمت کے بعد

قرۃ فال مولوی عبدالرحمن صاحب کے نام لکھا، ان دلدروں کے علاوہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علم سہارنپور کے بزرگوں سے بھی ارتباط رکھتے تھے، اور ان درویشوں کی بھی اعزاز فرمایا کرتے تھے۔ عجیب اتفاق ہے کہ نواسہ مسٹر ۱۹۲۹ء میں سفر حج میں بھی میران کا ساتھ ہوا۔ یہ مولانا سلائی والا موقع تھا، یہاں یہ سخت بیمار پڑ گئے تھے، مگر بڑی جنت کے ساتھ سائے ارکان ادا کئے۔ دینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں میں نے ان کا حلقہ شیخ ابراہیم محمدی مدیر کتب خانہ شیخ الاسلام سے کر دیا۔ یہ تعلق چونکہ علمی اور دینی دونوں تھا، اس لئے بڑا سزاگوار آیا، اور اخیر اخیر وقت تک قائم رہا، حرمین محترمین کی خدمت میں وہ سالوار کیا کرتے تھے، اخیرہ بعد جب دو سال ہوسے میں نے اپنے ارادہ حج کی اطلاع ان کو دی، تو کھا کہ اس وفد حرمین شریفین کی خدمت کی رقم آپ ہی کے ذمہ جاتے گی، مگر روانگی کے وقت نہ ان کو یاد رہا، اور نہ میں نے یاد دلایا۔

ان کو نادر اور قلمی کتابوں کا بڑا شوق تھا، اور اس شوق کی تابع خود انھوں نے لکھ کر مساد میں چھپواتی ہے، مولانا شبلی مرحوم کے ذریعہ سے اور ان کی پسند سے کتابیں خرید کرتے، لکھنؤ میں عبدالحسین اور واجد حسین قلمی کتابوں کے تاجر تھے، لکھنؤ آتے قرآن کے نادر دیکھتے اور چھانٹ کر لے جلتے، یوں بھی کتابیں ان کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، حیدرآباد کے قیام کے زمانہ میں بھی بیت سی کتابیں مابصل کہیں، میں جب مسٹر ۱۹۲۹ء کے آخر میں یورپ سے واپس آیا، تو عزیزوں اور بزرگوں کے لئے جو تحفے لایا مروجہ کے لئے تسلیق کے اپنے خطاطوں کی و سیلوں کی ملکی تصاویر کا مجموعہ ڈاکر پیش کیا۔

پہلے تو اصل وطن علی گڑھ میں بھیج کر پور میں تھا، بعد کو بھیج کر پور سے کچھ دور ان کے نام سے ان کے والد مغفور نے عجیب گنج نام ایک گھاؤں آیا کر لیا تھا، وہیں زمانہ اور مردان مکانات مسجد اور ایک کتب خانہ کی عمارت تیار کی تھی۔ زمیندار کی کے شغل کے بعد بھی یہی کتب خانہ ان کی دلیپسی کا مرکز تھا۔

معمول تھا کہ مہر کی ہفتہ کے بعد ہاتھ میں ایک بڑی سی کڑی لے کر باغ میں سیر کو نکل جاتے

اظہار کبھی انھوں نے پوچھا

اُن کی دوسری خصوصیت یہ تھی کہ اُن کی مجلس میں کبھی کسی کی رعایت میں جوتی کوئی
مرا بھی تو اڑا بیٹھتا خصوصاً میں بھی عقیدہ تھی کہ اگر روبرو سے کچھ کہتا تو اس طرح شرمکاتا
میں کہتے کہ میری اس کے سمجھے سے قاصر ہے

مردم کو ابھی یہ درجہ کی دو گاروں کا شوق تھا۔ عین۔ شاہوں کے میں طو میں یا محمد
اُن کے پاس تھے۔ میں جب شہزادہ میں کابل کے سفر سے۔ میں۔ اُس کے عدم حرم دار، مصلحتیں سننے
تو قاضیوں کا ذکر دیکھا میں نے اُس کا ذکر در شاہ کابل سے سننے کہ قاضیوں کی رعایت کیا ہے
اُن کو رکھا تو اُس کو پسند کیا قاضیوں کے جوئے کے میں تھے وہ ہمیشہ میری ساتھ بیٹھتے
تھے۔ ہم دیا شہزادہ یہ تو بچاؤں کا اس سے ساتھ ادھر ادھر وہ قاضیوں کے ذکر کیا کہ شہزادوں
مندان می دہند میری کے یہاں اس کا کیا کتا۔ شہزادہ کی اس تیسرے سر شاہ مقصود کی
فقیر کے پاس ہے۔

مردم بزرگ کے تھے طبیعتاً۔ حالات اور نگاہیں اس قدر دوق و تروق و تعلق سے مجلس میں
بان نہایا کرتے تھے کہ اس وقت وہ میں۔ سب سے اعلیٰ جوتی کے اُن کی رعایت کا بھی نہیں
رنگ تھا اور گوہرست تھی مگر ترقی پسندوں کی رعایت کے عموماً سے یہ شہزادہ تھی، اُن کی
شاہزادہ کی کا بھی ایک خاص رنگ تھا۔ یہ شہزادہ کی رعایت سے میں تعلق تھا، در آمد
کے پاک۔ یہ رگوں کے ترقی سے وہ سے کرتے میں۔ رعایت رعایت رعایت جوتی تھی،
مردم میں جوتی در آمد میں رنگی مطلق نہ تھی مگر میں۔ یہ وہ جوتی سے اس قدر نہیں کہتے تھے،
بظاہر وہ صلاح میں رہتے نہ در آمد، میں تھے اس لیے کسی وقت بھی چہرہ پر اطمینان نہ
پہنسی سے۔ میں تھے چنانچہ میری اس سے میں۔ میں یہ رنگ نہ انھوں سے کہا
جوتی کے کچھ بھی تھا۔

شاہزادہ منتہی۔ یہی رعایت شاہزادہ۔ دست بزرگ۔ یہ وہ روبرو روبرو

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے



تاریخ

خطیب بغدادی

۱۔ دہلی سے عہدہ جی بی بی روٹ کا نائب ہو کر آئے تھے۔ ان کے زمانے میں عہدہ راس مام کا اس سال کیو
 جبال کو تھے۔ یہ عہدہ نقد و شریف سے رہا۔ ملاحظہ اندر دل کی رومی یا شریف
 کو نقد و محمد بن بھی کہتے تھے۔ کیونکہ اس میں سدی کا عہد غیر س کے معنی میں ہے۔ ایک
 میں تاج کو۔ کا عہدہ بھی میں یہ ہے۔ عہدہ دہلی کا۔ اس میں عہدہ تھا اس
 ہستیاں میں ہیں۔ کو کرمت۔ تھی۔

مفسر: سنہ جس مرقع پر عینۂ سنت باؤ کیا ورنہ ہر عدد کا ایک مرتبہ نماز میں کراؤ کہ
تھا ہاٹھ دوی س کے ایک تھے مفسر: یہ کہ مرقعہ دسے کر رہا مسد کیا ورنہ اسی مقام
یا شہر باؤ کیا چونکہ رشہ دس کے کتابے ساریا ہر عدد کا کراؤ دوی السلام و تعزیر السلام نہ
سے مسرت سے نہ مریج کا ہر عدد سنت رکھا تھی

علامت ہی جس میں ثبات کے تحت سواری کے مقامے میں خانہ و کامیاب ہوئی نہ کو اتنا
 یہی تھا کہ اس کا دار الخلافہ و مگر ۱۰۱۱ میں جو سی سے عبداللہ المستقر اور خلیفہ عباسی دستہ
 نے دار الخلافہ سے کوہ میں گریں کا نام پشیمانہ کہ جس سے میں جبار کوہ دار الخلافہ کو رہے کہ پشیمانہ
 سے موسیٰ کہا جس میں سفاح کی واد و در میں ہوں دور میں مسعودی کی روایت - (متمم سعدی)

میرے استاد کی بارشہ میں بھی کئی شے میں شامی مہارتوں کا افسانہ تھا۔ یہ تو ایک
منصوبہ تھا۔ دوسرے کے، شہید سے پہلے جو کہ وہاں آیا، بعد قہر شہید سے ایک جاری و سست
مذاہب میں۔ یہ وہ نادر ہوسے گا۔ آخر وہاں مضارب قہید یا سبیل لاکھ آٹھ سو درم ہوتے طریق
میں۔ یہ تھا کہ وہ ایک جلالت سے ہر قسم کے کاریگر متناہیہ ہندس، معارف، شکار، بواریہ
و غیر کے گئے۔ ان کو میں مقرر کیا۔ یہ وہ سببوں کوں بھیجے ہوئے پر اچھی ہوسا کو چاہی ہوتی
سکھا۔ انھوں نے اس کے بعد فن و شریعت کی تہہ کا فتنہ ہر دور ہر روز کیا، اس ہتھ سے قہید
مترک ہو کر اس میں ہر قسم کی عجیب کاری بھی تھا کہ مسافت و بخت محکم سے تصویر کی یہاں
تصویر کے ضمن میں وہاں سے مفید مسافت جلتے ہیں مثلاً معارف و غیرہ کی مشرق و جنوب و اس کی مسافت

یہ بات چندوں کے صفحہ ۲۷ تک پہنچے تھے۔ اس کے بعد ان کا روبرو قاتل قاتل ماسے
 روبرو میں قہر میں ہونے سے، حقیقت میں یہ بھی تھا کہ ان کے ہونے سے ان میں شہر میں
 ہوا ان معمرات کی تعداد جس سے اسی شرف کی وجہ سے ان کی تعداد بڑھ کر تھی۔
 ہرون۔ انبار و غیرہ سے پہلے کی تھی۔

سب سے اول دسے صحت میں ہو گئے تھے۔ ان کا سب سے اول میں بعد میں حادث کا
 میں بھی باعث ہوئے۔ تاہم محبت میں مصروف ہو گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے
 میں صحت کی حالت میں

صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 یہ صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کی صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں

صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں

ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں
 ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں ان کے صحت میں

مگر سے آروا سے ماکھلی دے جو بند پھوڑا روتا شہر سے دیکھی ہو ۲۰ جو
 دارچن یا جیساں کے اور ہے ۶ سب کا سب مشورہ مات سب کا سب
 ذرا طر سے وراثت حالت بعد یہی عہد رٹے دے ہیں سے سب کے متعلق سادہ
 وراثت و قرضوں میں وراثت و عہد سے جو عہد و عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے

یہ سب سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے

عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے

عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے
 عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے عہد سے

ابو حنيفة

النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ

ابو حنیفۃ النعمان بن ثابتؒ

اسلام کی آیت و وحی سے یہ نصیب ہوا ہے کہ اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے

[illegible]

عجیب و غریب کیسی کچھ یادوں کی سیما کے اندر میں میں رہا کرتا ہوں اور ان کے ساتھ
 بچپن کی دیر کی یادیں ہیں۔ یہاں تو بچپن کے دنوں کی یادیں ہیں۔ یہ تو بچپن کے
 سو دنوں کا بوسہ ہے جس سے مجھے کبھی کبھی یاد آتا ہے کہ میں کبھی کبھی

[illegible][illegible]

یاد دیر رہا میں یہ جا کر کہ توں سے روایت کے لئے میں نے پے میں آگیا
 کے شیکے یاد دیر رہا میں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

میں نے عید کا توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے عید کے یاد دیر رہا
 دہائیں یا کہ یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے
 درمیان توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے
 یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے
 یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے
 یہ بھی توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے توں سے کہ میں نے

یہ ثابت کیا کہ جو باور ہے کہ
 یہ ثابت کیا کہ جو باور ہے کہ

وہ صلیح کا قول ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے

میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے

میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے

میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے

میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے
 میں کوئی اور عقیدہ ہے کہ میں نے

محمّدؐ کی سنے میں سے کہ جس حیدر بیٹے میں یہ بھی۔ کا نور نیچے جس میں سے
 حق کی گہرہ نور کا یہ ہے کہ جھوٹ۔ وہ میں گئے۔ و عید آئے۔ وہ سے ہم سے کسی کی میں
 ان و عید کے کہ توں حیدر سے میں جسے میں میں سے۔ جس میں عید
 رمضان، فتویٰ میں کوہوں کے قوں کہ عید تھے۔ وہ وہ سے توں میں سے۔ وہ سے
 کو قوں سے تھے۔ اور جس کے عیدوں میں سے۔ ان سے تھے۔ تھے۔ تھے۔

امام سنی کے حساب بل قوں کہ عید کے تھے۔ تھے۔ تھے۔

اس میں عید علی اور حیدر کی تھے۔ تھے۔ تھے۔

عید عید۔ عید میں اور حیدر۔ تھے۔ تھے۔ تھے۔
 جو عید میں سے عید کا۔ عید۔ عید۔ عید۔

کوں جو عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

میں میں عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید میں عید عید عید۔

میں میں عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید میں عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

عید عید عید عید۔ عید۔ عید۔ عید۔

جز ۲۲ صحابہ پر من قب میں کرے کے عہد حبیب سے دو فوس لکھے میں جو نام صحابہ کے خلاف کہے گئے ہیں ان فوس کو نقل کرے سے پسے حبیب سے یہ تمیز میں کی ہے۔
 وَالْمَحْمُودُ عَبْدُ اللَّهِ الْحَبِيبُ عَلَى الْإِيمَةِ مُنْقَرِعٌ فِي وَهْلِهِ شَرُّ كَوْرِي
 مَبْنُو فِي أَوْ حَقِيقَةُ خِلَافِ دُرْد: كَلَّا مَبْنُو فِيهِ كَبِيرٌ زَمَرٌ بِشَعَةِ جَعَد
 عَسَى تَعْنِي بَعْضُهُمْ تَعْنِي تَوَ: رَ: وَبَعْضُهُمْ تَعْنِي عَمْرٍ: عَسَى دُكْرُوه -
 مَحْشِيَةُ الْإِيمَةِ وَمَعْنَى رَوِّ عَسَى مِنْ يَدِ قَفِيبِهِ: وَكُرْدٌ سَمْعُهُ: رَأَى أَوْ حَقِيقَةُ
 عَسَى أَوْ مَعْلَانَةُ دَرِي: أَسْوَدٌ عَسَى مِنْ: عَسَى: تَدْرِيسٌ دَقَّ: دَاكْرُهُو فِي
 هُنَّ الْكُتُبُ وَ: وَرَدَ: أَحْبَبَ رَهُو وَحَكَبَ: فَوَالِ: لَنَا: مَبْنُو عَلَى تَابِيبِهِ
 وَفَلَهُ الْوَقْفُ لِلْعُقُولِ -

۱۰ قلوب صریح کے یہاں مر ذہن میں کہے سے فوس میں یو صیغہ کے متعلق محمول میں
 جو بیان مار کے خلاف میں: در فوس سے ر: م: ت: کَلَّا بہت گامے: اس کلام کے باعث
 وہ امور شیعہ میں جو ان کے متعلق محمول میں: ان میں سے بعض تو ان میں دین کے متعلق ہیں: بعض
 فروع کے متعلق: ہم: ت: قدر کا: کر کہتے جو: فوس میں کو سن کر: تا پسند کریں: اس سے ہم بعد
 کرتے میں کہ ہم یو صیغہ کی حدیث قدر کے قابل ہیں: ہم: ان کو س: مارہ میں دوسرے فوس: کی
 حد: سمجھتے ہیں: ان کے خلاف جو: میں بیان کی: میں: اس کو بھی ہم بیان کر دیں: جیسا کہ
 ہم دوسرے فوس کے ذکر میں کیا ہے:

اس تمیز کے بعد اقوال خلاف بیان کئے میں جو ۵۵ صحابہ پر پھسے ہوئے ہیں۔
 یہ امور شیعہ ہیں کہ جو خطیب سے: اس کیا ہے: بعض: ان میں سے عقائد کے متعلق ہیں:
 بعض فروع کے متعلق۔

عقائد کے متعلق حسب ذیل فوس میں

یسوی مشرک: ذہن: دہری: ع: حب: جو: ان سے کھر سے دوزخ: تو: ہر: کر: ل: گئی: مرج:

میں نے اس کے قول کو سنا۔ میں نے کہا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

٥

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

7. 10. 1941

... ..

3. — — — — —

[illegible]

وہ ملک میں عسکر کے لئے بھیجے گا۔ دوسرا ملک۔

۴۲ -

۱۔ درمیر سے پہلے عظمیٰ ہونے

کے لئے جو بنی طور پر مسیح سے ہے۔ اور جس میں یہاں دو مسیح ہیں، ایک بنی اور ایک نئی اور

[illegible]

مگر یہ سچا ہے کہ ۲ ماہ بعد یہ نیشن کے ساتھ ۱ ستمبر کے لئے

وہی ہے جس نے ان کے لئے یہ سب کیا ہے۔

24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1044 1045 1046 1047 1048 1049 1050 1051 1052 1

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum. Chl a is essential for the light-dependent reactions of photosynthesis, where it converts light energy into chemical energy in the form of ATP and NADPH.

1. 4. 1944

5

محلہ

محلہ

محلہ

1. The first part of the paper is devoted to the study of the properties of the function $f(x)$ defined by the equation

۱۰۰ - - - - -

20

سید محمد علی حسینی - سید محمد علی حسینی

[illegible]

روزه لغوی معنی است: حبس کردن و بستن دهان و خوردن و آشامیدن و در اصطلاح معنی است: بستن دهان و خوردن و آشامیدن و در اصطلاح معنی است: بستن دهان و خوردن و آشامیدن

[illegible]

مسئلہ نمبر ۱۰۷ - دیکھو

[illegible]

١٠٠٠

اس سب کے لئے یہ قیود ہیں۔ یہ سب سے اعلیٰ حد ہے۔

۱۰

ماظ تہ صاف سے ہے

جس کی دولت اہل نقل و حرکت کی

غریب نام ہر قرآن کی مدالت پر سی کی بنا ۔۔۔ جس ہی وجہ سے یہ کتاب ہے

وہ اسی پر مبنی عنوان تقدیمیں لکھا ہے۔

پچھلے ہفتوں کی مثال میں ایک + سہ ماہی

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲

نور علی شاہ

مس کا استیجاب نہ کرنا چاہیے۔ یہ سب سے زیادہ صاف چارہ ہے۔

[illegible]

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum.

تعلیق سے اس کے کئی حصہ جدا کر دئے ہیں۔ جس کے جیسے کتابی دستہ و عبرت ہیں

اس سے بخاری سے سوا کچھ جمع ہے۔ اس کے جسے پانچ سے قبل بیڑہ پہنچا چکی تھی مثلاً

کلمہ ہمسے برقیں میں اسد عہد تو محل مسطورہ بود رکھے تھی مقدسین صلاح

صوفیہ کے بارہ بانیاں میں یہ حصہ اس کے کتابوں میں امام عظیم کے متعلق جرح و برح

مقبول قرعے کے اس کا نقل ہے۔ لیکن متروک کردہ ہے، چنانچہ ذیل کے مستند مددگاروں کی گذر

اس کی شاہد ہیں۔

۱۔ امام ابن ابی شیبہ نے مدونہ مدعی میں امام عظیم کے صرف حالات و مناقب لکھے ہیں، جرح

یکہ بھی نہیں لکھی جو فقہہ مناقب موصوفہ کتاب کے مطابق لکھ سکے نہ کہ لکھ کر کہے میں کہہ

۲۔ امام عظیم کے مناقب میں ایک کتاب نہ گذر چکی ہے

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے نہایت سیرت میں جرح علی نہیں کی، حاجت و مناقب

لکھنے کے بعد جرح کا اس کا کیا ہے صاف واضح ہے کہ کثیراً کثیراً الحمد للہ علیہ و اس کے

الحدود میں نہیں۔ ۴۔ جو حدیث کے ساتھ ساتھ سند سے میں ان کی بڑی میں سند سے مدد

جو روز دوس میں نہ کوئی دیکھتے تھیں:

۵۔ موصوفہ کے سند متدبیر میں بھی کوئی جرح نقل نہیں کی

۶۔ حافظ صلی مدنی نے مدعی میں نہ صرف مناقب لکھے ہیں

جرح کا ذکر میں امام صاحب و امام ابن ابی شیبہ کے مناقب کے نقیب سے یاد کیا ہے، ۷۔ صحیح ابو

نعمان نہ بیب مدعی کے مناقب چار کتابوں کے مناقب میں، خود علامہ، مؤلف

امام دینی، تہذیب کمال، ۸۔ حدیث مدنی، اور کمال فی سیرت رجال، عبدالحی مقدسی

اس طریقہ پر مسئلہ جرح و تحیل کے چار مددگار کا متفقہ مسلک ہے۔

تہذیب کمال میں جرح و تحیل کے مناقب کے جیسے میں لکھتے ہیں کہ کتاب

۹۔ صوفیہ

پاکستان کے لیے جدوجہد

میں نے اپنے لیے

پاکستان کے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے

مشرق میں حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حالت کا مامت اور
 ہونے پر رنج و غم سے مطلع کیا۔ آپ نے فرمایا: "اے علیؑ! میں نے اپنے
 دشمنوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ میں ان کو قتل نہ کروں گا۔"

سو تقویٰ "از من بعد" مسیح حقیقت ہو کر، حقیقت عظمیٰ و عظیمیٰ حضرت علیؑ حضرت من
مسیح و حضرت عیسیٰؑ و عیسیٰؑ و مسیح و مسیح یعنی موصوفہ و جہانگیرانہ ان کے تقدیم
اور عہدست پر تقدیم سے تشریح ہو کر عظیم و عظیمیٰ (تدبیر الامم)۔

عمر میں متغیر ہونے لگا۔ "میں نے دیکھا کہ میں نے اپنے آپ کو رویت کی کہ
 حد تک عمر میں درمیان میں سے رویت کی حواشی میں، "تو وہ تھے تقریباً تھوڑے
 شریعت میں۔ "میں نے دیکھا کہ میں نے اپنے آپ کو رویت کی کہ

میں نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ جلد سے جلد اپنے وطن کو پہنچیں۔

برایک بھلی کامیابی قدر اصرار و شہدہ۔ ہر قسم میں دنیا کا موسم ان کے ساتھ ہوئے جلا
تھاں اور بعد میں لاق کو سب سے حق سے سستی ہے۔ رن وجات سے وقت مایا، مادہ کی جلانے
مکہ دفعہ۔ کھوٹے سے تپ سے یاد دہم در بعد میں حضور غمش کا ترس سے کل انجمن

میری جوتی میں جو پتھر ہے وہ میری ساری دنیا ہے
 تمہاری ہر بات میں جو حقیقت ہے وہ میری ساری دنیا ہے
 میری ساری دنیا ہے وہ میری ساری دنیا ہے
 میری ساری دنیا ہے وہ میری ساری دنیا ہے

قاضی

ابو یوسف

اور ان کے قاتل کو ذرا روپ سپرد

حضور میں محمد کافور سے جو یوسف کی شمشیر سے بھرا ہوا تھا جو حیدر کے شاگرد تھے
انہوں نے معاہدہ میں سے ہٹ کر ان کے دشمنوں کے ساتھ سے تیار ہوئے۔ انہوں نے حیدر کی راست
دست میں ہمارا کپڑا چھوئے۔ وہ سے شخص میں مجھ سے وعدہ کاٹا۔ میں سے ماروی تک
پہنچا دیا۔ انہوں نے ان میں کھینچ کر اس کا سر مارا۔ ان کے دیش سے۔

یہ کہ ہمیشہ سے ان کے ایک سردار کیست یا جو کہ سکون۔ یہ اس کے ساتھ ہو گیا۔ ان کے
سے جو پیچہ بہت کی سے شمس کے جس نے کہ یہ حدیث محمد کو سن دیت سے اسے کہ تھا ہے۔
ان کے دیکھ۔ موی علی کے جس نے ان سے

ان کے کسی سے ان کی سپردی۔ حیدر کی ایک کی سندھم ان سے
سردار جو یوسف کی ایک کی سندھم محمد سے۔ اس سے کہ وہ حدیث کے سردار محمد کی سندھم
زیادہ سال حدیث سے۔ اس سے کہ وہ

طالب سے بیٹے لافوں سے۔ جو یوسف سے حدیث ان کے ساتھ سے حدیث کے
علم میں قلیل العلوم تھے۔

یہ کہ وہ حیدر سے یوسف سے۔ در در سے کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے دو سو سے دیل کو کرتا۔ ان کے وقت پر حیدر سے ان کے ساتھ ان کے ساتھ
شہر میں جو یوسف سے ان کے راستی کوئی مت کر

ان کے حیدر سے یوسف سے۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔
ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔
در در سے ان کے ساتھ۔

یہ کہ وہ حیدر سے یوسف سے۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔
ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔ ان کے راستی کوئی مت کر۔

اما محمد

امام محمدؒ

محبی عن ابن فرقد ابو عبد اللہ شیبانی صاحب "الموسم" وائل الترمذی واصل دمشق میں
 وشتانامی قریہ کے باشندے ان کے والد فرق نے محمدؒ واسطہ میں پیدا ہونے کو دیکھ کر
 بانی "ابو حنیفہ" "مسیر بن آدم" "سبیح ثوری" و غیرہ سے علم سنا، سادہ حدیث بکثرت کیا،
 میر نام "الحکیم" اور "ابو یوسف قاضی" سے بعد دوس سو حدیث روایت کی اور حدیث و فقہ کی
 روایت کی، "ما تاملت" ابو سیمان جو مدنی و غیرہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے، دونوں ہشید
 نے قاضی مقرر کیا، ان کے ساتھ فرسان گئے، بغداد کے محال کی دس مہینوں میں اسی مدرسہ کی نئی
 وفات پائی، "ابو یوسف" دس سو کتب کو نسخے بنائے، ان سے فقہ اور فقہ کو دیکھ کر دیا،
 پیدائش مسئلہ میں وفات مسئلہ میں عمر ۵۵ سال، اگرچہ حدیث کی سماعت کثیر تھی مگر راستہ پر غور
 کیا اسی کا قلم تھا اور اسی میں شہرت پائی

ان کا قول ہے کہ باپ سے تیس سو روپیے بھروسے تھے میں نے پندرہ ہزار روپے و شہر کی
 تحصیل میں اور پندرہ ہزار روپے و حدیث و فقہ کی تحصیل میں خرچ کر دیے۔

امام شافعیؒ نے امام محمدؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں تیس سو روپے سے زیادہ امام مالکؒ کے پاس نہ
 اور ان سات سو سے زیادہ حدیث سنیں، "شافعی" کا یہ بھی قول ہے کہ جب محمد بن حسن مالک سے
 حدیث روایت کرتے تھے و کثرت سنا میں سے محمد بن جریج، "جریج" سے ہی ایک موطا پر حنیفہ بن زید
 کی "پر سب" کو کھڑے ہوئے محمد بن حسن بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے بعد حنیفہ کے منسوب ہوئے
 "حسن" کو بلائے ان کے شاگرد و معیاد پریشان ہوئے، یہ حنیفہ کے سامنے پہنچے تو پوچھا کہ تم غلام موطا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَوْفَدِيكَ إِلَى كَلَامِ

لِلْمَازِنِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الطَّيِّبِ الْبَغْدَادِيِّ

وَصَفَهُ فِي أَرْزَاقِ عِضْوَرٍ لَأَنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَأَسْبَغَ فِي وَقْتِ لَمَّا كَمَ

مِنْ كَلَامِ شَيْخِهِ حَمْدِ سَمْعٍ مِنْ أَمْرِ مَالِهِمْ

اُنی عن حدی : قال سمعت اسماعیل بن حماد بن عثمان عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من كان له دين فليعلم ان الله تعالى قد خلقه ليعمل به . واما ما ذكره في نسخة اخرى : قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من كان له دين فليعلم ان الله تعالى قد خلقه ليعمل به . واما ما ذكره في نسخة اخرى : قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من كان له دين فليعلم ان الله تعالى قد خلقه ليعمل به .

وامتء إلى حصة من بيت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبد الله بن المبارك يقول : لولا أن الله أغاثني بأبي حنيفة ، وسعيان ، كنت كثر الناس . أخبرنا أبو نعيم الحافظ أخبرنا علي بن أحمد بن أبي غسان الدقيقي البصري حدثنا جعفر بن محمد بن موسى النيسابوري الحافظ قال : سمعت علي بن سالم العامري يقول : سمعت أبا يعقوب الخاقاني يقول : ما رأيت رجلاً قط خيراً من أبي حنيفة . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قال : أخبرنا عمر بن أحمد الواعظ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن عتبة العمري حدثنا منجاب قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول : أبو حنيفة أفضل أهل زمانه . أخبرني الصيرفي قال قرأنا على الحسين بن هارون عن أبي العباس بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن أبي حنيفة حدثنا إبراهيم بن أحمد الطخارفي قال سمعت أبي يقول : سمعت سهل بن مزاحم يقول : بلد الدنيا لا أبي حنيفة فمردّها ، وضرب عليها بالسياط فلم يقبلها . أخبرنا علي بن القاسم الشاهد - بالبصرة - حدثنا علي بن اسحاق المادائي أخبرنا أحمد بن زهير - اجزاء - أخبرني سليمان بن أبي شيخ . وأخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قال : أخبرنا عمر بن أحمد حدثنا الحسين بن أحمد بن صدقة الفرائضي - وهذا لفظ حديث - حدثنا أحمد بن حنيفة حدثنا سليمان بن أبي شيخ حدثني حجر بن عبد الجبار قال قيل للقاسم بن معن ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود : رضي أن تكون من غلمان أبي حنيفة ؟ قال ما جلس الناس إلى أحمد أفجع من بحالة أبي حنيفة . وقال له القاسم : قال معي إليه ، فجاء فلما جلس إليه لزمه . وقال : ما رأيت مثله هذا . زاد الفرائضي قال سليمان وكان أبو حنيفة رجلاً مستحيّاً .

﴿ ما قيل في قتله أبي حنيفة ﴾

أخبرنا البرقي حدثنا أبو العباس بن حمدان لفظاً حدثنا محمد بن أيوب أخبرنا أحمد بن الصباح قال سمعت الشافعي - محمد بن إدريس - قال قيل للملك بن (٢٢ - ثلث عشر - تاريخ بغداد)

أنس : هل رأيت أبا حنيفة ؟ قال نعم ، رأيت رجلاً لو تكلمت في هذه السارية أن يجعلها ذهباً لقام بحجته . حدثني الصوري أخبرنا الخصب بن عبد الله القاضي .
 - بمصر - حدثنا أحمد بن جعفر بن محمد بن الطرسوسي حدثنا عبد الله بن جابر البرازي قال سمعت جعفر بن محمد بن عيسى بن نوح يقول سمعت محمد بن عيسى ابن الطباع يقول : سمعت روح بن عباد يقول : كنت عند ابن جريح سنة تحيين . وأقامه موت أبي حنيفة . فاسرجع ونوجع ، وقال : أي علم ذهب ؟ قال ومات فيها ابن جريح . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الغني . قال : حدثنا عمر بن أحمد الواقفي حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى الخراساني حدثنا أحمد بن إسحاق حدثنا الفضل بن عبد الجبار قال سمعت أبا عثمان حماد بن أبي العباس يقول : سمعت عبد الله بن المبارك يقول : قدمت الشام على الأوزاعي فرأيت يبروت ، فقال لي : يا خراساني من هذا المتدع الذي خرج بالكوفة يكتي أبا حنيفة ؟ فرجعت إلى بيتي ، فأقبلت على كتب أبي حنيفة ، فأخرجت منها مسائل من جواد المسائل ، وبقيت في ذلك ثلاثة أيام ، فمات يوم الثالث ، وهو مؤذن مسجد و إمامهم ، والكتاب في يدي . فقال : أي شيء هذا الكتاب ؟ فناولته ففكرت في مسألة منها وقت عليها قال النعمان . فما زال قائماً بعد ما أذن حتى قرأ صدراً من الكتاب . ثم وضع الكتاب في كفه ، ثم أقام وصلي ، ثم أخرج الكتاب حتى أتى عليها . فقال لي : يا خراساني من النعمان بن ثابت هذا ؟ قلت شيخ لقبته بالعراقي . فقال : هذا نبيل من المشايخ ، اذهب فاستكثر منه . قلت : هذا أبو حنيفة الذي نهيته عنه . أخبرنا إسماعيل بن أبي ربيعة أن النعماني حدثهم قال حدثنا سليمان بن الربيع حدثنا همام بن مسلم قال سمعت مسعر بن كدام يقول : ما أحمد أحداً بالكوفة إلا رجلاً : أبو حنيفة في فضله ، والحسن ابن صالح في زهده . أخبرني الصيرفي قال : قرأت على الحسين بن هارون عن

أبي العباس بن سعيد قال حدثنا عبد الله بن أحمد بن مسرور حدثنا علي بن
مكثف حدثني أبي عن إبراهيم بن الزبير قال : كنت يوماً عند مسر ، فربنا
أبو حنيفة ، فلم وقت عليه ثم مضى ، قال بعض القوم لمسر : ما أكثر خصوم
أبي حنيفة ؟ فاستوى مسر منتصباً ثم قال : إليك فإرايت من أهدأ قط إلا قلع
عليه . أخبرنا الصيرى أخبرنا عمر بن إبراهيم المقرئ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا
أحمد بن محمد بن منهل أخبرنا أبو غسان قال سمعت إسرائيل يقول : كان فم
الرجل التملن ، ما كان أحفظه لكل حديث فيه فقه . وأشد غصه عنه ، وأعلمه
بما فيه من الفقه . وكان قد ضبط عن حماد فأحسن الضبط عنه . فأكرمه الخلفاء
والأمراء والوزراء . وكان إذا خاطره رجل في شيء من الفقه حمته نفسه . ولقد
كان مسر يقول : من جعل أبا حنيفة بينه وبين الله رجوت أن لا يخاف ولا يكون
فرط في الاحتياط لنفسه . أخبرنا التسوخي حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان بن
الصباح التيسابوري حدثنا أحمد بن الصلت الحنفي حدثنا علي بن المديني قال
سمعت جده الرزاق يقول : كنت عند مسر فأما ابن المبارك فسمنا مسراً يقول :
ما أعرف رجلاً يحسن يشكم في الفقه أو يسه أن يفيس ويشرح مخلوق الحاجة
في الفقه ، أحسن معرفة من أبي حنيفة ، ولا أشفق على نفسه من أن يدخل في
دين الله شيئاً من الشك من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرى قال قرأنا على الحسين
ابن هارون عن أبي سعيد قال حدثنا أحمد بن محمد بن عباد المروزي حدثنا
حامد بن آدم حدثنا عبد الله بن أبي جعفر الرزقي . قال سمعت أبي يقول :
ما رأيت أحداً أتته من أبي حنيفة وما رأيت أحداً أورد من أبي حنيفة . أخبرني
أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الضبي . قالوا : حدثنا عمر بن أحمد حدثنا مكرم بن
أحمد حدثنا أحمد بن عطية حدثنا سعيد بن منصور . وأخبرني التسوخي حدثني
أبي حدثنا محمد بن حمدان بن الصباح حدثنا أحمد بن الصلت قال حدثنا سعيد

ابن منصور قال سمعت الفضيل بن عياض يقول : كل أبو حنيفة رجلاً قتيلاً معروفاً بالفتنة ، مشهوراً بالورع ، واسع المال ، معروفاً بالأفضال على كل من يطيف به ، مشهوراً على تعليم العلم بالليل والنهار ، حسن الليل كثير الحديث ، قليل الكلام حتى ترد مسئلة في حلال أو حرام ، فكان يحسن أن يدل على الحق ، هارباً من مال السلطان . هذا آخر حديث مكرم . وزاد ابن الصياح ، وكان إذا وردت عليه مسئلة فيها حديث صحيح اتبعه ، وإن كان من الصحابة والتابعين ، والأئمة وأحسن القياس . أخبرني التتوني حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان قال حدثنا أحمد بن الهيثم حدثنا بشر بن الوليد قال سمعت أبا يوسف يقول : ما رأيت أحداً أعلم بتفسير الحديث ومواضع التمسك التي فيها من الفتنة ، من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرفي أخبرنا عمر بن إبراهيم حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن محمد بن مفلس قال سمعت محمد بن سباعة يقول سمعت أبا يوسف يقول : ما خالفت أبا حنيفة في شيء قط فتدبرته إلا رأيت مذهبه الذي ذهب إليه انتهى في الآخرة ، وكنت رجلاً ملت إلى الحديث ، وكان هو أبصر بالحديث الصحيح مني . أخبرني أبو منصور علي بن محمد بن الحسين الدقاق قال قرأنا على الحسين بن هارون القاضي عن أحمد بن محمد بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن نوفل حدثني عبد الرحمن بن فضل بن موفقي أخبرني إبراهيم بن مسلمة الطيالسي قال سمعت أبا يوسف يقول إني لا أدعو لأبي حنيفة قبل أبي ، ولقد سمعت أبا حنيفة يقول : إني لا أدعو لحاد مع أبي . أخبرنا القاضي علي بن أبي علي البصري حدثنا أحمد بن عبد الله الدوري أخبرنا أحمد بن القاسم بن نصر أخو أبي التيث الفرائضي حدثنا سليمان بن أبي شبيب حدثني محمد بن عمر الحنفي عن أبي عباد - شيخ لهم - قال قال الأعمش لأبي يوسف : كيف ترك صاحبك أبو حنيفة قول عبد الله لا تنكح الأمهات طلاقها ؟ قال : تركه لحديثك الذي حدثته عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن يبرأ حين